فاروق الرحمٰن یزدانی
(مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

اسلام میں دائیں جانب کی اہمیت

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين. اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الأخر ذكر الله كثيرا (الاحزاب ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذى خلق الموت والحيوة ليبلوكم ايكم احسن عملا وهو العزيز الغفور (سورۃ الملک:۲)

اللہ تعالیٰ وہ بابرکت ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور وہ غالب بخشنے والا ہے۔

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست فرمایا تاکہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی کسی نے مجھے یہ مسئلہ بتایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا (الدہر:۳)

(کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو) اس کی راستے کی طرف راہنمائی بھی کر دی اب چاہے تو وہ شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کر لے۔

اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کر کے بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اس پر عمل محال یا مشکل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا ہے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاء هم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا قل لو كان في الارض ملئكة يمشون مطمئنين لنزلنا عليهم من السماء ملكا رسولا (الاسرا:۹۵۔۹۴)

کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آتی ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں رہنے والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے۔

لیکن چونکہ زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی طرف رسول اور نبی بھی انسان کو ہی بھیجا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو وہ کھانے پینے، شادی بیاہ، خوشی غمی اور طہارت و غسل کے عوارضات سے دوچار نہ ہونے کی وجہ سے اسوہ نہ بن سکتا۔ کیونکہ انسان بتانے اور سنانے کی نسبت مشاہدہ سے جلد سمجھتا ہے اور اسے اختیار کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم یقین رکھتے ہو کہ قیامت کا دن قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے' تو پھر تمہارے لئے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں اس لئے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے وضو کس طرح کیا اس طرح وضو کریں۔ جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں۔ آپ کے سونے کی طرح سو جائیں اور بیدار ہو کر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علی ہذا القیاس اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسائل پیش آتے ہیں ان تمام کا حل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نہ صرف نمونہ بیان کیا بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کیلئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے۔ مگر افسوس کہ عـامة الناس آج اپنے معاملات میں سنت طریقہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور ہی ضرور کرنے ہیں۔ لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے مستحق بھی ٹھہریں۔ مثلاً کھانا' پینا' کپڑے پہننا' بیت الخلاء جانا' غسل کرنا وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کو کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تو عـامة الـنـاس کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا صرف ایک پہلو پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے اور کچھ لوگوں کو بائیں ہاتھ میں' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فـامـا مـن اوتـي كتابه بيمينه فيقول هاؤم اقرؤا كتبيه. انى ظننت انى ملق حسابيه. فهو فى عيشة راضية فى جنة عاليه قطوفها دانية. كلو واشربوا هنيئا بما اسلفتم فى الايام الخالية (الحاقہ ۲۴-۱۹)

جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ کہیں گے لوگوں آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہونے والا ہے۔ تو وہ شخص عیش میں راضی ہوگا۔ اونچی جنت میں جن کے پھل قریب ہوں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی۔ بائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی میامن الصفوف (ابوداؤد/۱/۱۰۵، باب من یستحب ان امام فی الصف وکراہیۃ التاخر)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نماز میں صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل وانصاف کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نورٍ عن یمین الرحمن عزوجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکم واھلیھم وما ولو (مسلم/۱/۱۲۱، باب فضیلت الامیر العادل کتاب الامارۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کا فرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل وعیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث میں دائیں جانب کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوتی ہے۔ ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

کان النبی یحب التیمن مااستطاع فی شانہ کلمہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (بخاری، مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۴۶، باب سنن الوضو)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں اپنے وضو کرتے وقت، کنگھی کرتے اور اپنا جوتا پہنتے وقت۔

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ حتیٰ الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ مثلاً استنجا کرتے وقت۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال نبی اللہ اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا ینمسح بیمینہ واذا شرب فلا یشرب نفسا واحدا (ابوداؤد/۱/۶، باب کراھیۃ مس الذکر بالیمین فی الاستبراء کتاب الطھارۃ)

اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب پانی پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پیئے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کانت ید رسول اللہ الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسریٰ لخلائہ وما کان من أذی (ابوداؤد ۶/۱ کتاب الطہارۃ)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ استنجا صفائی کیلئے۔

آمدم برسر مطلب: اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے تھے۔تاکہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کر کے اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔

ا۔ کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا

کھانا کھاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کا حکم فرماتے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول اللہ قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ (مسلم ۲/۱۷۲ باب آداب الطعام والشراب واحکامہا کتاب الاشربہ)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔''

آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا پی رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روک دیتے۔حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

کنت فی حجر رسول اللہ فکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک (مسلم ۲/۱۷۲ کتاب الاشربہ)

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بچے اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال لا تاکلو بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال (مسلم ۲/۱۷۲ کتاب الاشربہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور مسلم شریف ہی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: **ویشرب بشمالہ** اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے

اور حکم بھی۔

۲۔ سوتے وقت داہنی کروٹ سونا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نا صرف کہ کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ سوتے وقت بھی دائیں کروٹ پر ہی لیٹتے اور اسی طرح سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوء ک للصلاة ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیک ......الخ (مسلم۲/ ۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، کتاب الذکر والدعاء)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر (سونے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو (آگے آپ ﷺ نے مکمل دعا سکھائی (جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا بیان کرنا مقصود ہے)

۳۔ فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی جانب لیٹنا

حتی کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹتے تو اس وقت بھی آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ لے کر ہی لیٹتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان النبی ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن (بخاری ۱/ ۱۵۵، باب الضجعة علی الشق الایمن بعد رکعتی الفجر، کتاب التهجد)

رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں۔ مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی دوسری نشست میں کریں گے یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

۴۔ غسل میں پانی سر کے داہنی جانب بہانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کان رسول الله ﷺ اذا غسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه بدأ بشق راسه الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیه فقال بهما علی راسه (مسلم ۱/ ۱۴۷، باب صفة غسل الجنابة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو وہ دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے پانی لے کر اپنے سر کی داہنی جانب ڈالتے پھر بائیں جانب، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے

سر پر پھیرتے۔

۵۔ وضو کرتے وقت دائیں جانب کا لحاظ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھتے۔ امیر المومنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثم غسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاث مرات ثم غسل یدہ الیسری فعل ذالک ثم مسح براسہ ثم غسل رجلہ الیمنی الی الکعبین ثلاث مرات ثم غسل یسری مثل ذالک (مسلم ۱/۱۲' باب صفۃ الوضوء وکمالہ کتاب الطہارۃ)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں ہاتھ کو دھوتے پھر مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھوتے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت اپنی دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور آخر تک دائیں جانب ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ اذا لبستم واذا توضاتم فابدؤو بمیامنکم (مسند احمد' ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۴۶' باب سنن الوضوء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔

۶۔ لباس پہنتے وقت دائیں جانب کو ترجیح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کرتے۔ فقیہہ امت محمدیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا لبس قمیصا بدا بمیا منہ (ترمذی ۱/۳۶' باب ماجاء فی القمص' ابواب اللباس)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔ اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی جب لباس پہنیں وہ قمیض ہو یا شلوار' بنیان' سویٹر' جرسی ہو یا جیکٹ وغیرہ اپنی داہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور جب اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ مبارک ہے۔

۷۔ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر کام کو دائیں جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کنگھی کرنا اور جوتا پہننا بھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

کان النبی یعجبہ التیمن فی تنعلہ وترجلہ وطھورہ وفی شانہ کلہ (بخاری ۱/۲۹' باب التیمن فی الوضوء والغسل' کتاب الوضوء)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمنی و اذا خلع فلیبدا بالشمال (مسلم ۲/۱۹۷ باب استحباب لبس النعال فی الیمنی، ترمذی ۱/۳۰۷ ابواب اللباس) کہ بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو وہ دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں اور اتارتے وقت بایاں جوتا اتاریں۔

۸۔ حجامت بناتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجامت بنواتے تو دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع کرتے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ اتی منافاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی و نحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس (مسلم ۱/۴۲۱ کتاب الحج)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں آئے تو جمرہ کے پاس پہنچ کر اس کو کنکریاں ماریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی جگہ خیمے میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈھنے والے (حجام) سے کہا لو یہاں سے پکڑو (کاٹو، شروع کرو) اور اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا۔ پھر بائیں جانب، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال لوگوں کو بطور تبرک دے دیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال کٹوانے شروع کرنا چاہئیں۔ بعض لوگوں نے تو شاید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی قسم اٹھائی ہے۔ کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہی کرنا ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ حجام کی دائیں جانب ہونی چاہئے۔ حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت بنواتے وقت حجام کو اپنے سر دست کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی داہنی جانب کو ترجیح دینی چاہئے۔

۹۔ میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

جس طرح خود آدمی کو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے خواہ مردہ ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ حیث امرها ان تغسل ابنته قال لها ابدا ان بمیامنها و مواقع الوضوء منها (مسلم ۱/۳۰۵ کتاب الجنائز)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی دائیں جانب اور وضو والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرو۔

۱۰۔ کسی کو چیز پکڑاتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رکھنا

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔اس کیلئے حدیث میں کئی مواقع بیان کیے گئے ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کیے گئے ہیں۔ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی داہنی جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہیے۔آخر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معاملات میں بھی عام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس فرماتے ہیں:

حلبت لرسول الله ﷺ مشاةٌ داجن و تيب لبنها بماء من البئر التي في دار انس فاعطي رسول الله ﷺ القدح فشرب و علي يساره ابوبكر و عن يمينه اعرابي فقال عمر اعط ابا بكريا رسول الله ﷺ فاعطي الا عرابي الذي عن يمينه ثم قال الايمن فا الا يمن وفي رواية الايمنون الايمنون الافيمنوا

(بخاری، مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۲/۱۷۴، کتاب الاشربہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دھویا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کنویں کا پانی ملایا گیا۔پھر ایک پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اپنی دائیں جانب والے دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے (یعنی وہ زیادہ حقدار ہیں) خبردار تم بھی دائیں جانب سے آغاز کیا کرو یا دائیں جانب والوں کا لحاظ رکھا کرو۔

برادران اسلام!

مذکورہ بالا ساری بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ دائیں جانب کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بہت بڑی عظمت وفضیلت اور اہمیت ہے۔اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناتے ہوئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں پئیں، مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں، کپڑے اور جوتا پہنتے وقت داہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور اتارتے وقت بائیں جانب اتاریں۔

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے حتی کہ کسی سے لین دین کرتے وقت بھی چیز دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے پکڑیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے حکم اور امام کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت اور محبوب طریقے کے مطابق گزریں۔آمین